بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت

پیرِ پیراں، محی الدین وایماں،

حضرت غوثِ اعظم سیّد عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

☆

بیاں مجھ سے ہو کیا رتبہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا
ثناخواں ہوں میں ادنیٰ سا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

ہے جن کے دل میں آقاؐ کے قدِ بے سایہ کی الفت
سروں پر ان کے ہے سایہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

بنا ہر حرف تارہ اور قلم میں چاندنی اتری
ورق پر نام جب لکھا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

کھڑے ہیں قطب بھی کشکول تھامے ان کی چوکھٹ پر
زمانے کھاتے ہیں صدقہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

وہ دِیں کو تازگی بخشی کہ محی الدین کہلائے
گلِ فیض اس طرح مہکا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

گماں کی وادیوں میں پھول پھر ایمان کے مہکے
کہ بادل ہر طرف برسا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

کہ جیسے اِس جہاں میں ہے، خدایا! اُس جہاں میں بھی
محبیں پر رہے سایہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

رموزِ علم و عرفاں آپ کی نسبت سے کھلتے ہیں
ہے منزل آشنا رستہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

وہ محفل ہو ولائت کی کہ ہو مجلس ملائک کی
ہر اک عالم میں ہے چرچا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

یقیناً ہاتھ اس کے آ گیا دامن محمدؐ کا
کہ دامن جس نے بھی تھاما جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

تو ایسا ہو کہ یہ آنکھیں بنیں بغداد کی گلیاں
ہو مجھ کو خواب میں جلوہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

مرے سینے میں اُترے کارواں اہلِ محبت کا
تو میرا دل بنے خیمہ جنابِ غوثِ اعظم کا

روانی آپ کے فیضان کی سارے سلاسل میں
ہر اک رخ پر بہے دریا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

مجددالفِ ثانیؒ ہوں کہ وہ شاہِ بریلیؒ ہوں
ہر اہلِ دل ہوا شیدا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

قصائد حضرتِ حدادؒ کے، دل میں نہ کیوں اتریں
کہ ان میں نور ہے بکھرا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

ہے رب کا فضل، آقاؐ کا کرم، اور فیض مرشد کا
قصیدہ میں نے جو لکھا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

نبیؐ کے در سے بھی خالی نہ جائے گا کبھی حامدؔ
جو ہو گا چاہنے والا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

☆

سیّد حامدؔ یزدانی

ٹورانٹو

۲۸۔ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ